بخاری تقریر کر رہا ہے

رفو گرانِ پیمبری کی تمام محنت اُدھڑ رہی ہے
عروسِ شب کی سیاہ زلفوں سے گردِ ایام جھڑ رہی ہے
ہواؤں کو مار پڑ رہی ہے فضاؤں کو مار پڑ رہی ہے
زمانے کی ہر فریب ناکی سے اب ملمع اُتر رہا ہے
بخاری تقریر کر رہا ہے

حدیثِ مولا بھی کہہ رہا ہے وہ ذکرِ لیلیٰ بھی کر رہا ہے
وہ ہاتھ جس میں کتاب بھی ہے وہ ہاتھ ساغر بھی بھر رہا ہے
پرانی شیرازہ بندیوں کا طِلسم باطل بکھر رہا ہے
"جہانِ نَو ہو رہا ہے پیدا اور عالم پیر مر رہا ہے"
بخاری تقریر کر رہا ہے

مہکتی شامیں ہیں گیسوؤں میں جبیں پہ صُبحیں ڈھلک رہی ہیں
اور آستیں سے قرونِ اولیٰ کی داستانیں ٹپک رہی ہیں
خرد کی ہچکی بندھی ہوئی ہے جنوں کی نبضیں دھڑک رہی ہیں
خدا مری سادگی کو سمجھے کہ جیسے الہام اُتر رہا ہے
بخاری تقریر کر رہا ہے

یہ داستانِ حرم کے ٹکڑے، یہ نغمہ و حق کی نے نوازی
یہ بوئے مستانۂ مدینہ، یہ رنگِ افسانۂ حجازی
یہ فتحِ روم و عجم کی راہیں، یہ کاروانِ شہید وغازی
وہی زمانہ اُبھر رہا ہے، وہی زمانہ گزر رہا ہے!
بخاری تقریر کر رہا ہے

یہ حُسنِ گفتار جس کی شوخی خراب خانے انڈیلتی ہے
کبھی اُلجھتی ہے تیرگی سے کبھی ستاروں سے کھیلتی ہے
مگر یہ آواز کور ذوقوں کی بد مذاقی بھی جھیلتی ہے
ہمیشہ سے بد نصیب قوموں کا یہ مذاقِ نظر رہا ہے
بخاری تقریر کر رہا ہے

شریف اشرف